سوال

(101)ایک مسجد کا سامان دوسری مسجد میں لگانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگرکسی مسجد کودریا غرقاب کررہاہواورسب سامان شہتیر وغیرہ بالکل نیاہو، توکیا وہ سامان اکھاڑا جاسکتا ہے یانہیں ؟ اگر اکھاڑا جاسکتا ہے تودوسری مسجد پرلگانا درست ہے یانہیں ؟ دلائل واضحہ ہرصورت کے نقل فرمادیں ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگرواقعی اور حقیقی خطرہ ہودریا کے مسجد کوغرق کردینے کا، تواس کی تمام کارآمدچیزیں اکھاڑنی جائزہیں ۔ محض احتمال کافی نہیں ، پھر اگرخطرہ اتفاقی طورپرٹل جائے اورباقی نہ رہے تو یہ سامان اسی جگہ مسجد تعمیر کرنے میں خرچ کردیا جائے اوراگر دریا اس مسجد کی زمین کوکاٹ کراپنے اندرشامل کرلے تو یہ سامان دوسری مسجد پرلگانا درست ہے نہی رسول اللہ ﷺ عن اضاعة المال (تمام کتب حدیث : بخاری کتاب الزکاة باب لاصدقة الاعن ظہر غنی 2 117 وکتاب الاستقراض باب ماینھی عن اضاعة المال 3 87 ومسلم کتاب کتاب الاقصضیة باب النھی عن کثرة المسائل من غیرجامعة (1715)(1340/3)اگر کوئی پرانی مسجد ایسی ہوکہ بارش کے زمانہ میں کثرت باراں سے اس کے منہدم ہوجانے کاخطرہ ہواورمنہدم ہوجانے کی صورت میں اس کے سامان کوبرباد ہوجانے کااندیشہ ہوتواس کے سامان کواکھاڑکر محفوظ کرلیناتاکہ ضائع نہ ہواورتاکہ بعد ختم ہونے برسات کے اس کی جدید تعمیر کی جائے یا اس مسجد کی ضرورت سے زائد اورفالتو سامان کوجس کے یونہی رکھے رہنے سے تلف ہوجانے کااندریشہ ہوفروخت کردینا یابغیر فروخت کئے ہوئے دوسری مسجد میں لگادینا جائز ہے وہوالذی یدل علیہ حدیث عائشة عند مسلم (کتاب الحج باب نقض الکعبة (1333)(2/968) قَالَتْ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَقُولُ : «لَوْلَا أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثُو عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ - أَوْ قَالَ : - بِكُفْرٍ لَأَنْفَقْتُ كَنْزَ الْكَعْبَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ، وَلَجَعَلْتُ بَابَهَا بِالْأَرْضِ وَلَأَدْخَلْتُ فِيهَا مِنَ الْحِجْرِ ، ، والتفصیل فی نیل الاوطار (5/274-275) فارجع الیہ یہی حکم صورت مسئولہ میں مسجدمذکور کا ہے ۔ کتبہ عبیداللہ المبارکفوری الرحمانی المدرس بمدرسة دارالحدیث الرحمانیہ بدہلی

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 200

محدث فتویٰ